کتب خانہ کے علمی نوادر

عبدالقدوس ہاشمی

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ میں اس وقت علاوہ مطبوعات کے حسب ذیل تعداد میں مخطوطات، عکسیات اور مصورات موجود ہیں۔

مخطوطات۔ ۹۵

عکسیات ۔ ۲۷۰

مصورات ۔ ۴۱۴

یہ کتب خانہ اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا کہ جو حضرات ادارۂ تحقیقات اسلامی میں تحقیق و مطالعہ کا کام کرتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کے لئے کتابیں مہیا ہو جائیں۔ اس لئے اس میں صرف وہی کتابیں جمع کی گئیں جن کی ضرورت ادارہ کے موضوعات بحث و تحیص کے لئے کسی نہ کسی طرح پڑ سکتی تھی۔ کبھی یہ خیال نہیں کیا گیا کہ ہر فن پر زیادہ سے زیادہ کتابیں اس کتب خانہ میں جمع کر دی جائیں۔ جب کبھی ضرورت محسوس ہوئی، کوئی کتاب یا اس سے تعلق رکھنے والی دوسری کتابیں تلاش کر کے حاصل کی جاتی رہیں، یہاں تک کہ اب کتب خانہ میں تقریباً پچیس ہزار کتابیں، کتابچے اور رسائل و مجلات کی جلدیں جمع ہو گئی ہیں۔

ان میں مندرجہ بالا تعداد میں مخطوطات (یعنی قلمی کتابیں) عکسیات (یعنی فوٹو اسٹیٹ) مصوّرات (یعنی میکروفلم) کے علاوہ الواح (یعنی میکروفش) بھی ۴۶۸ کی تعداد میں مہیا ہو گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سارا ذخیرہ کسی نہ کسی خصوصیت کا حامل ہے۔ کتاب اگر مطبوعہ شکل میں بہ آسانی مل جائے تو نہ اس کے لئے میکروفلم بنانے کی ضرورت لاحق ہو سکتی ہے اور نہ فوٹو اسٹیٹ تیار کرنے کی حاجت۔ یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں کیا جاتا ہے جب کتاب آسانی سے قابل حصول نہ ہو، نادر ہو، کمیاب ہو یا کسی خاص نسخہ میں کوئی ایسی خصوصیت موجود ہو جو دوسرے نسخہ ہائے کتاب میں نہ پائی جائے۔

عجائب خانوں اور نمائش گاہوں میں کتابوں کے ایسے نسخے تلاش کر کے رکھے جاتے ہیں جو خطاطی، گلکاری

یا مصوری وغیرہ کے فنی کمالات کے حامل ہوں یا ان میں کوئی تاریخی خصوصیت پائی جاتی ہو۔ مثلاً مصنف کے اس پر دستخط ہوں، یا کسی عالم جلیل کے مطالعہ میں رہا ہو، یا کسی بادشاہ، وزیر یا شیخ عہد کی نظر سے گذر چکا ہو۔ قلمی نسخوں کی اس قسم کی خصوصیات کا اہتمام عجائب خانوں اور نمائش گاہوں کا موضوع ہے: ادارۂ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ میں اس کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کی پابندی کی گئی ہے کہ جو کتاب طبع ہو چکی ہے اس کا کوئی قلمی نسخہ نہ خریدا جائے جب تک کہ وہ مطبوعہ نسخہ سے کسی طرح مختلف نہ ہو۔

بہر حال اگرچہ یہ کتب خانہ خاص مقصد سے اور خاص ادارہ کی ضرورت کے لئے قائم کیا گیا ہے لیکن پھر بھی مخطوطات، عکسیات، مصورات اور الواح کا ایک معتد بہ ذخیرہ یہاں جمع ہو گیا ہے جو ہر اعتبار سے نادر اور قیمتی ذخیرہ ہے۔ پاکستان کے اور دوسرے ممالک کے متعدد اہل علم حضرات نے ان میں سے بہت سی کتابوں کے نقلیں اور عکسیات اس کتب خانہ سے حاصل کئے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اب اگر اس ذخیرہ میں سے ایک ایک کتاب پر کچھ نہ کچھ لکھا جائے تو یہ تقریباً آٹھ سو کتابوں کا تعارف نامہ پوری ایک ضخیم فہرست مشروح بن جائے گی۔ اس کے لئے بڑا وقت درکار ہے اور کسی رسالہ کی ضخامت اس کی متحمل بھی نہیں ہو سکتی، اس لئے اس مختصر سے مضمون میں محض چند نوادر کا تعارف مقصود ہے۔

مخطوطات

قرآن مجید، کتب خانہ میں قرآن مجید کے تین مکمل قلمی نسخے ہیں اور چوتھا نسخہ صرف جزو ثالث کا ہے۔

(اول) مخطوطہ ۱ ۔ یہ نسخہ اگرچہ بہت قدیم نہیں ہے بلکہ ۱۲۸۷ھ کا لکھا ہوا ہے۔ کاغذ قصبی ترکی ہے۔ خط ترکی خطاطی کا بہترین نمونہ ہے۔ گلکاری اور طلاکاری کا کام نہایت دیدہ زیب ہے۔ حجم ۱۰ ۱ صفحات تقطیع ۲۰×۱۱ ۱۳ سطر فی صفحہ ۱۵۔ لوح پر جواہرات کو گھس کر گلکاری کی گئی ہے۔ طلاء حقیقی استعمال کیا گیا ہے۔ سفیدۂ کاشغری سے سفید روشنائی کا کام لیا گیا ہے۔ یہ نسخہ قرہ حاز (ترکی) میں لکھا گیا ہے اور اپنے کاتبین قاضی عبداللہ لطفی وسید اسماعیل حلمی کے کمال فن خطاطی وگلکاری پر شاہد ہے۔

(دوم) قرآن مجید کا دوسرا مخطوطہ ۹۵ ہے۔ یہ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم المحدث الدہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ کے مشہور ومقبول فارسی ترجمہ فتح الرحمٰن کے ساتھ ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ نسخہ خود شاہ صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا، اور ان کے شاگرد سید نور شاہ نے یہ ترجمہ شاہ صاحب کو پڑھ کر سنایا تھا اور اجازت حاصل کی تھی۔ خود شاہ صاحب نے اس کے سرورق پر اپنے قلم سے اجازت تحریر کی ہے اور دستخط

ثبت کئے ہیں۔

کاغذ دستی روشنائی صمغ دودی و سرخ۔ خط معمولی بقدر ما یقرأ۔ نسخہ مکمل ہے اور نہایت اچھی حالت میں ہے۔ اس کی جلد نئی بنوائی گئی ہے۔

(سوم) قرآن مجید معراء، مخطوطہ ۱۳ ہے۔ تقطیع ۲۱×۱۴ اسم۔ سطر فی صفحہ ۱۱۔ ضخامت ۱۰۲۰ صفحات۔ یہ نسخہ تیرہویں صدی ہجری میں کسی کاتب حافظ محمد زکریا سیدپوری نے لکھا ہے۔ پاکستان کے دارالحکومت سے ملحق دیہات سیدپور میں لکھا گیا ہے۔ کاغذ ولیسی جدولیں سرخ ہیں اور روشنائی معمولی صمغ دودی ہے۔ خط نسخ۔ خوشخط۔ تیسویں پارے میں سے ایک ورق ساقط ہے۔

(چہارم) قرآن مجید کا صرف تیسرا پارہ (مخطوطہ ۱۰) ہے۔ تقطیع ۱۴×۱۱ اسم سطر فی صفحہ ۵، ضخامت ۱۴ صفحات۔ کاغذ قطنی مصری۔ خط نسخ بہ طرز قدیم۔ آیات طلائی، بلا جدول۔ مکتوبہ قبل از ۷۷۸ھ۔ یہ نسخہ القاہرہ مصر میں بہ عہد الملک الاشرف شعبان (۷۶۴ھ تا ۷۷۸ھ) لکھا گیا ہے۔ آیات کے نشانات ورق طلاء حل کر کے بنائے گئے ہیں۔ جن کی چمک میں آج تک کوئی فرق نہیں آیا ہے۔

قرآن مجید کے مندرجہ بالا چار نسخوں کے علاوہ ۱۹ مخطوطات ہیں جن میں سے بعض بہت ہی نادر اور قابل قدر ہیں مثلاً :

مخطوطہ ۱۸ ترجمان معارف، مصنفہ الحاج حسن ترجمان۔

تقطیع ۲۸×۱۸ اسم، حجم ۶۷ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۱۔ کاغذ دستی مسحوق، روشنائی۔ سیاہ صمغ دودی و سرخ شنجرفی۔ خط نسخ خوشخط۔ سال تصنیف ۱۰۸۷ھ، کاتب کا نام نہیں ہے۔ موجودہ نسخہ تیرہویں صدی کے اوائل کا معلوم ہوتا ہے۔

یہ ایک سہ لسانی لغت ہے۔ پہلی جلد میں عربی سے ترکی اور فارسی۔ اور دوسری جلد میں ترکی سے عربی اور فارسی قاموس اللغات تالیف کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب یوں ہے کہ:

الفاظ کی ترتیب حرف اول بہ ترتیب ابتثی ہے۔ پھر ہر حرف کے اندر الفاظ اور ضرب الامثال کو دس ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) اسم مصدر (۲) فعل ماضی

(۳) فعل مضارع (۴) فعل امر

(۵) فعل نہی (۶) اعضائے انسان واسمائے اقربا

(۷) حیوانات (۸) بحار، جبال ونباتات

(۹) صنائع وآلات

(۱۰) اجرام سماویہ، افلاک، اسبوع وسنین ومعادن وغیرہ۔

مصنف ایک ترک عالم ہیں۔ اپنے مختصر سے مقدمہ بزبان ترکی میں لکھتے ہیں کہ انہیں دفتر سرکاری میں ترجمان کی خدمت سپرد کی گئی تو انہیں خیال ہوا کہ عربی، ترکی اور فارسی کے لغات تیار کریں۔ اس لئے ایک لغت تین حصوں میں تیار کیا اور اس کا نام ترجمان معارف رکھا، یہ نسخہ جو ہمارے پاس ہے اس میں صرف دو حصے ہیں پہلا عربی، ترکی، فارسی، دوسرا ترکی، عربی، فارسی، قیاس چاہتا ہے کہ مؤلف نے تیسرا حصہ فارسی، ترکی، عربی کا تالیف کرنا چاہا تھا۔ شاید یہ حصہ تالیف ہی نہ ہو سکا۔ یا شاید امتداد زمانہ سے یہ حصہ اصل کتاب سے الگ ہو گیا۔ بہر حال، اس نسخہ کے آخر میں کوئی ایسا نشان موجود نہیں جو اس تیسرے حصہ کے الگ ہو جانے کو ظاہر کر سکے۔

جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس کتاب کے دوسرے نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں، ممکن ہے کہ یہ نسخہ یکتا ہو۔ عربی زبان و لغت کے مشہور عالم شیخ عبدالغفور العطار نے ہمارے اس نسخہ کی میکروفلم حاصل کی ہے ان کی رائے بھی یہی تھی کہ یہ نسخہ شاید نسخۂ وحیدہ ہے۔

مخطوطہ نمبر(۱۳-۱۴-۱۵-۱۶) اشرف انوار البیان واسرار الحق البرہان فی فہم اوزان علم المیزان (عربی) مصنفہ عز الدین علی بن ایدمر بن علی الجلدکی۔ المتوفی ۷۶۵ھ۔

تقطیع مختلف ضخامت ۴۵۵-۵۶۰-۶۳۵-۶۶۷ صفحات، سطور فی صفحہ مختلف۔

کتاب کا موضوع فن طبعیات اور کیمیا ہے۔ یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور اس کا مصنف مشہور عالم کیمیا علی بن ایدمر الجلدکی ہے۔ الجلدکی کے باپ دادا بھی اس فن کے ماہرین میں سے تھے اور آٹھویں صدی ہجری میں یہ خاندان فن طبعیات اور کیمیا میں ماہرین کا مشہور و معروف خاندان تھا۔ اس کی بہت سی تصانیف ان فنون پر موجود ہیں جن میں ثمرۃ الارشاد۔ تخریج الاجساد۔ کنز الاختصاص اور غایۃ السرور وغیرہ بہت مشہور رہیں۔

الجلدکی نے اپنی اس کتاب میں جو کتاب البرہان کے نام سے مشہور ہے پہلے تو علمائے طبعیات اور علمائے کیمیا کے اصول اور موازین سے متعلق قواعد لکھے ہیں۔ اس کے بعد یونانی حکیم بلینساس کی کتاب الاجساد السبع اور جابر بن حیان المتوفی ۲۰۰ھ کے رسالۃ الاجساد اور الموازین پر اس کے دو رسالوں کی بڑی شرح و بسط کے ساتھ توضیحات

پیش کی ہیں۔ اور پھر فن کیمیا اور طبعیات کے مختلف موضوعات پر تفصیلی بحث کی ہے۔

اس کتاب کے طبع ہونے کی اب تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ اس کے قلمی نسخے مصر اور دمشق کے بعض کتب خانوں میں موجود ہیں۔

یہ نسخہ اگرچہ جدید الخط ہے لیکن صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے صاف دیسی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے معمولی خط نسخ میں پورا نسخہ شاید مختلف کاتبوں نے تیار کیا ہے۔ اس لئے کہ تقطیع ہر جلد کی مختلف ہے اور فی صفحہ سطور کی تعداد بھی مختلف ہے۔

مخطوطہ (۷۷) رسالہ در اباحت متعہ (فارسی) مصنفہ مولانا سید محمد مجتہد لکھنوی۔

مولانا سید محمد مجتہد لکھنوی، حضرت مولانا دلدار علی بن سید معین الدین بن سید عبدالہادی رضوی جائسی نصیر آبادی المتوفی ۱۲۳۵ھ مصنف اساس الاصول و عماد الاسلام کے فاضل و مجتہد فرزند تھے۔ انہوں نے یہ رسالہ بمقام لکھنؤ غازی الدین حیدر اول بادشاہ اودھ (۱۲۳۴ھ تا ۱۲۴۳ھ) کے عہد میں تالیف فرمایا ہے رسالہ کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ متعہ (یعنی نکاح موقت) جائز ہے اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت ابتدائے رسالہ میں مولانا نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایک بار متعہ کے عدم جواز کی بحث دربار میں چل پڑی۔ اس لئے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے۔

موجودہ نسخہ ۸ جمادی الآخری ۱۲۵۰ھ کا لکھا ہوا ہے تقطیع ۲۴ × ۱۵ سم، سطر فی صفحہ ۱۳، حجم ۱۳۲ صفحات خط بقدر ما یقرأ قریب بہ نستعلیق، کاغذ دیسی باریک روشنائی سیاہ صمغ دودی۔ عنوان سرخ (رنگ) بغیر جدول وحاشیہ۔

معلوم نہیں کہ یہ رسالہ کبھی طبع بھی ہوا تھا یا نہیں۔ کہیں اس کا مطبوعہ نسخہ نظر میں نہیں آیا۔

مخطوطہ (۷۹) الحواشی علی بحث الامور العامہ، (عربی) مصنفہ ملا عبدالعلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن قطب الدین سہالوی انصاری۔ المتوفی ۱۲۳۵ھ۔

تقطیع ۲۵ × ۱۶ سم حجم ۱۸۴ صفحات۔ صفحہ فی سطر ۲۱۔ خط خوشخط نستعلیق کاغذ مشینی بادامی۔ روشنائی سیاہ صمغ دودی۔ مکتوبہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۲۹ھ

ملا عبدالعلی بحر العلوم خاندان فرنگی محل (لکھنؤ) کے چشم و چراغ۔ ملا نظام الدین مرتب درس نظامیہ کے

فرزند جلیل تھے۔ ۱۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۲۵ھ میں بمقام مدراس وفات پائی۔ یہ اپنے وقت کے بہت ہی مشہور و معروف عالم تھے۔ معقولات اور اصول میں بے نظیر فاضل سمجھے جاتے تھے۔ رام پور کے سرکاری مدرسہ میں معلّم تھے۔ اس کے بعد بہار کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد نواب محمد علی خان رئیس کرناٹک نے ان کو مدراس بلا لیا، وہاں ان کے لئے ایک بڑا مدرسہ قائم کرکے، اور بحر العلوم کا خطاب دے کر اس مدرسہ کا صدر مدرس مقرر کیا۔

ملا بحر العلوم بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے شرح مثنوی مولانا روم۔ رسالہ در احوال قیامت، رسالۂ توحید، ارکان اربعہ، اصول فقہ وغیرہ بہت مشہور و مقبول ہیں۔ بحر العلوم نے الافق المبین مصنفہ محمد بن محمد باقر داماد المتوفی ۱۰۴۱ھ کی بحث بر امور عامہ و مابعد الطبیعیات کو بنیاد بنا کر یہ حواشی لکھے ہیں اور بڑی ہی نکتہ آفرینی اور موشگافی کے ساتھ لکھے ہیں۔ اہل فن کے نزدیک یہ بہترین حواشی سمجھے جاتے ہیں۔

یہ حواشی بہت کمیاب بلکہ نایاب ہیں۔ جہاں تک معلوم ہے یہ کہیں طبع نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے قلمی نسخے بھی بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔ ایک نسخہ اس کا فرنگی محل کے کتب خانہ میں تھا۔ معلوم نہیں کہ اب بھی ہے یا ضائع ہوگیا۔

اس کتاب کی میکروفلم ایران کے پروفیسر اور بعض اہل علم اساتذہ نے ہمارے کتب خانہ سے حاصل کی ہے۔

مخطوطہ (۸۹) کتاب الجہاد (شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور مولانا سید احمد شہید کے بعض خطوط فارسی کا مجموعہ) مکتوبہ ۱۲۴۵ھ

تقطیع ۲۴ × ۱۴ سم۔ حجم ۴۸۔ فی صفحہ سطر ۱۸۔ کاغذ دستی۔ روشنائی سیاہ خط معمولی نستعلیق۔ اگرچہ یہ کوئی بڑا مجموعہ نہیں ہے لیکن بہر حال ایک نادر کتاب ہے۔ اس میں ایک خط شاہ عبد العزیز دہلوی کا ہے۔ ایک وصیت نامہ مولانا عبد الحی کا ہے۔ اور باقی مشہور مجاہد سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط وغیرہ ہیں۔

مخطوطات کے ذخیرہ میں مولانا عبید اللہ سندھی المتوفی ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء کے حسب ذیل مسودات بھی موجود ہیں۔

۸۳ التمہید لایمۃ التجدید (عربی)

۸۴ و ۸۵ و ۸۶ تفسیر مولانا سندھی بزبان عربی

مولانا عبید اللہ خاندانی طور پر پنجاب کے رہنے والے ایک سکھ تھے۔ سندھ میں تعلیم حاصل کی اور مسلمان ہوگئے، اس کے بعد دیوبند میں تعلیم کی تکمیل کی۔ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے وابستہ رہے۔ اپنے سیاسی افکار کی وجہ سے

بہت دنوں تک برصغیر پاک وہند سے جلا وطن رہے۔ آخر میں ہندوستان واپس آئے۔ کچھ دنوں تک جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی میں تعلیم دیتے رہے۔ پھر پنجاب وسندھ میں قیام پذیر ہوئے۔ آخری وقت میں دین پور (قریب خان پور) ریاست بہاولپور میں اپنی صاحبزادی کے پاس تھے کہ واصل بحق ہو گئے۔

مولانا نے مختلف اوقات میں قرآن مجید کی مختلف سورتوں خصوصاً سات حوامیم پر عربی میں نوٹ لکھوائے جسے ان سے استفادہ کرنے والوں نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ یہ تین جلدیں وہی مسودات ہیں۔ یہ اب تک کہیں طبع نہیں ہوئے ہیں۔ کتب خانہ ادارۂ تحقیقات اسلامی میں یہ مسودات خرید کر محفوظ کر لئے گئے ہیں۔

صیغۂ مخطوطات میں (مخطوطہ نمبر ۱۰۷) الترجمان الکبریٰ، مصنفہ سلیمان بن محمد الزیانی المتوفی ۱۳۰۰ھ (۲ جلدیں) مخطوطہ نمبر ۳ تلخیص العبارات، مصنفہ علی بن خلف القروی المتوفی ۴۱۵ھ، مخطوطہ نمبر ۴۳ تحریر الطرق والروایات، مصنفہ علی المنصوری المتوفی ۱۱۳۴ھ اور مخطوطہ نمبر ۵۲ و ۵۳۔ نہایۃ الطلب فی شرح المکتسب (۳ حصوں میں) مصنفہ ایدمر بن علی الجلدکی کے بڑے اچھے نسخے موجود ہیں۔

عکسیات

کتب خانہ میں اس وقت ۲۰۷ عکسی کتابیں ہیں۔ ان میں سے اکثر نادر و کمیاب کتابوں کے عکسیات ہیں جو پاکستان کے علاوہ ممالک ترکیہ، مصر، مراکش، اسپین، انگلستان، اطالیہ اور فاتیکان کے پاپائی کتب خانوں میں موجود ہیں ان کتابوں کے عکس بڑی مساعی اور بڑے اہتمام کے بعد حاصل کئے جا سکے ہیں۔

مندرجہ ذیل چند کتابوں کا ذکر اس لئے کیا جا رہا ہے کہ اہل علم حضرات کو اس شعبہ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔

عکسیہ ۲ حماسۃ الظرفا، مصنفہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد العبد الکانی المتوفی ۴۳۶ھ، مکتوبہ اصفہان ۴۷۹ھ

عکسیہ ۴ المنتخب من سنن العرب، مصنفہ ابو منصور عبد الملک بن محمد الثعالبی المتوفی ۴۲۹ھ ″ ″ ۱۰۱۸ھ

عکسیہ ۷ الصفوات النادرہ، مصنفہ عز س النعمۃ محمد بن بلال الصائی المتوفی ۴۸۰ھ ″ ″ ۱۱۱۲ھ

عکسیہ ۸ نسخہ ثانیہ ″ ″ ″ ″ ″ ″ قبل از ۶۸۷ھ

عکسیہ ۹ سر الصناعۃ الادبیۃ مصنفہ ابو علی محمد بن الحسن الحاتمی المتوفی ۳۸۸ھ ″ دسویں صدی

عکسیہ ۱۰ شعر حسان بن ثابتؓ ″ حضرت حسان بن ثابت الصحابی المتوفی ۵۴ھ ″ ۶۱۵ھ

اس نسخہ میں مطبوعہ نسخہ سے زاید اشعار ہیں۔ اور یہ نسخہ مجد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس کے پاس رہا ہے۔

عکسیہ م۱۱، ۱۲، م۱۶۴ و م۱۶۵ و م۱۹۰، م۱۹۱ و م۱۹۲، م۱۹۳ و م۱۹۴، التکملہ والذیل والصلہ ج ۱-۲-۳-۴-۵-۶ مصنفہ رضی الدین حسن بن محمد الصنعانی المتوفی سنہ ۶۵۰ھ۔

عکسیہ م۲۴ و ۲۵، م۲۶ و م۲۷ و م۲۸ و م۲۹ و م۳۰ مجمع البحرین للصغانی، پوری سات جلدیں۔

عکسیہ م۳۱، م۳۲، م۱۸۶، م۱۸۷، م۱۸۸، م۱۸۹ العباب الزاخر واللباب الفاخر للصغانی۔

عکسیہ م۱۳۳۔ مجموعۂ رسائل الصغانی، کتاب یفعول والانفعال وغیرہما۔

عکسیہ ع۲۰ و م۱۵۶۔ اقتباس الانوار والتماس الازہار فی انساب الصحابۃ ورواۃ الآثار۔ بخط مؤلفہ۔

ابو محمد عبداللہ بن علی اللخمی الرشاطی المتوفی سنہ ۴۶۰ھ کی نایاب کتاب الانساب کی تلخیص از اسمٰعیل بن ابراہیم البلبیسی المتوفی سنہ ۸۰۲ھ۔

عکسیہ م۲۳ کنز الدرر وجامع الغرر مصنفہ ابوبکر بن عبداللہ بن ایبک الدوا داری، ج ۶، بخط مؤلفہ سال تالیف سنہ ۷۳۴ھ۔

عکسیہ م۳۹ کتاب الاستدراک مصنفہ ابوبکر محمد بن عبدالغنی ابن النقطۃ الحنبلی المتوفی سنہ ۶۲۹ھ نسخہ مکتوبہ سنہ ۶۵۹ھ۔

عکسیہ م۱۰۶ الکنز المدفون والفلک المشحون مصنفہ یونس المالکی المتوفی سنہ ۷۵۰ھ۔

عکسیہ م۱۲۶ تفسیر مجاہد (تالیف مجدالدین الفیروزآبادی المتوفی سنہ ۸۱۷ھ)۔

عکسیہ ۱۲۷ تفسیر مقاتل بن سلیمان۔ مصنفہ مقاتل بن سلیمان المتوفی سنہ ۱۵۰ھ۔

عکسیہ م۱۳۸ کتاب البرہان۔ مصنفہ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی المتوفی سنہ ۴۷۸ھ۔

عکسیہ م۱۴۳، م۱۴۷، م۱۴۸ مجموعہ رسائل الحکیم الترمذی۔ مصنفہ حکیم محمد بن علی الترمذی المتوفی سنہ ۳۲۰ھ تقریباً۔

عکسیہ م۲۰۰ و م۲۰۱ و م۲۲۰ کتاب الکافی فی الفروع الحنفیہ للحاکم الشہید المتوفی سنہ ۳۳۴ھ۔

عکسیہ م۲۴۷، م۲۵۹، م۲۶۰، م۲۶۱، المقام المحمود، (اردو) تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی متوفی سنہ ۱۳۶۳ھ۔

عکسیہ م۲۵۵ کتاب بیان الکسب۔ مصنفہ ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی المتوفی سنہ ۳۲۰ھ تقریباً۔

عکسیہ م۲۵۶۔ کتاب المقدمہ فی التصوف وحقیقتہ، مصنفہ ابوعبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی النیشاپوری سنہ ۴۱۲ھ۔

مصوّرات

اس وقت کتب خانہ میں ۲۸۱ کتابیں مصورات کی صورت میں موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر و بیشتر ان کتابوں کے مصوّر نسخے ہیں جو اپنے فنون میں اہم ترین کتابیں ہیں اور ان کے قلمی نسخے بہت کمیاب ہیں۔ یہ قلمی نسخے مصر، ترکی

فاتیکان۔ اسکوریال وغیرہ کے کتب خانوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چند کتابوں کے نام پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے ملاحظے سے یہ اندازہ ہوسکے گا کہ کتب خانہ کا یہ شعبہ کس قدر اہم اور نادر کتابوں پر مشتمل ہے۔

فلم نمبر ۱۲۔ التذکار الجامع للآثار للحسین بن العباس النبهانی المتوفی بعد ۶۹۵ھ

فلم نمبر ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶۔ مصنف بن ابی شیبة العبسی المتوفی ۲۳۵ھ۔ ۱ تا ۸ مجلدات

" نمبر ۲۹ تفسیر عبد الرزاق الحمیری الصنعانی، المتوفی ۲۱۱ھ۔

" نمبر ۳۲۔ تفسیر السمعانی، منصور بن محمد بن عبد الجبار المروزی المتوفی ۴۸۹ھ۔

" نمبر ۴۰۔ تلخیص المتشابہ فی الرسم للخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ۔

" نمبر ۴۳، ۴۴ الکامل فی معرفة ضعفاء المحدثین للحافظ عبد اللہ بن عدی الجرجانی المتوفی ۳۶۵ھ۔

" نمبر ۴۷ کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم، لابی عبد اللہ بن محمد بن اسحٰق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ المتوفی ۳۹۵ھ

" نمبر ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰۔ تاویلات اہل السنة لابی منصور الماتریدی المتوفی ۳۳۳ھ۔

" نمبر ۶۷۔ عیون المسائل فی التفسیر، لعبد الکریم بن عبد الصمد القطان المتوفی ۴۷۸ھ۔

" نمبر ۸۰ الامامة لمؤلف مجہول ولعلہ للوزیر اسمٰعیل بن عباد المتوفی ۳۸۵ھ۔

" نمبر ۱۱۳ تا ۱۲۹ و ۲۰۱ تا ۲۰۶ الحاوی الکبیر لابی الحسن علی بن محمد الماوردی المتوفی ۴۵۰ھ (جلد ۲۳ ضخیم مجلدات)

" نمبر ۱۳۱۔ التحریر فی شرح الجامع الکبیر لجمال الدین محمود بن احمد الحصیری البخاری المتوفی ۶۳۶ھ (جلد ۷ مجلدات)

" نمبر ۱۶۲۔ تاریخ ادب القضاء للصدر الشہید عمر بن عبد العزیز المتوفی ۵۳۶ھ

" نمبر ۱۶۷۔ اختلاف الفقہاء والاشراف لعز الدین بن ہبیرہ المتوفی ۵۶۰ھ

" نمبر ۱۶۹ مشکل اعراب القرآن۔ لابی محمد مکی بن ابی طالب حموش الاندلسی المتوفی ۴۳۷ھ

" نمبر ۱۷۱۔ کتاب الاموال۔ لابن زنجویہ النسائی۔ ابی احمد حمید المتوفی ۲۵۱ھ

" نمبر ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ التعلیق الکبیر، للقاضی ابی یعلی الصغیر محمد بن محمد بن الحسین المتوفی ۵۶۰ھ (۲ جلدیں)

" نمبر ۲۳۲ منتجاد الاشراف۔ لابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۳ھ

" نمبر ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ انساب الاشراف ج ۴۔ ۵۔ للبلاذری المتوفی ۲۷۹ھ

" نمبر ۳۱۲۔ اصول الاحکام للامام الزیدی المتوکل احمد بن سلیمان الیمانی ۵۶۶ھ

" نمبر ۳۲۱۔ الکنز المدفون والفلک المشحون۔ لیونس المالکی المتوفی بعد ۷۵۰ھ

قلم نمبر ٣٢٢٣ - طرق الخلاف بین الشافعیۃ والحنفیہ للقاضی الحسن بن محمد المروزی المتوفی سنہ ٤٦٢ھ ؟

" نمبر ٣٢٢٩ - اخبار الواقدین من الرجال من اہل الکوفۃ والبصرۃ علی معاویہ بن ابی سفیان - لمؤلف مجہول

" نمبر ٣٢٤٨ - کتاب الحجۃ فی علل القرأت لابی علی الفارسی الحسن بن احمد المتوفی سنہ ٣٧٧ھ

" نمبر ٤٠٣ - ٤١٥ - تقویم الندیم وعقبی النعیم للقیم - لابن حمویۃ الدمشقی المتوفی سنہ ٦٤٧ھ

" نمبر ٤١٦ - اداب السیاسۃ بالعدل، لمبارک بن خلیل الخازندار (القرن الثامن)

AFC-1/74 Crescent